جناب امجد بٹ*

پروفیسر علامہ مضطر عباسیؒ
ایک عہد ساز شخصیت

پروفیسر علامہ مضطر عباسیؒ ۱۹۳۱ء میں تحصیل مری کے گاؤں مسیاڑی میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں سے حاصل کی، سکول اور کالج کی تعلیم کے لئے والد گرامی حاجی محمد سلیم صاحب (مری میں تبلیغی جماعت کے بانی) نے دہلی بھیج دیا۔ بعدازاں پنجاب یونیورسٹی سے عربی اور فارسی کے امتحانات پاس کئے۔ اس عرصہ میں اپنے اصل نام محمد طالب عباسی کے بجائے قلمی نام مضطر سے شہرت پائی اور آج خاندان کے علاوہ بہت کم لوگ ان کے اصل نام سے واقف ہیں۔ اسلامی یونیورسٹی (بہاولپور) سے علامہ کی ڈگری حاصل کی جبکہ بہاولپور یونیورسٹی سے ایم اے اسلامی تاریخ میں شاندار کامیابی حاصل کی۔ اورینٹل ٹیچر کی حیثیت سے گورنمنٹ ہائی سکول گلہڑہ گلی اور مری میں شعبہ تدریس سے وابستہ رہے اور پی اے ایف کالج لوئر ٹوپہ سے بحیثیت وائس پرنسپل ریٹائر ہوئے۔ دوران ملازمت پنجاب ٹیچر یونین کے جنرل سیکرٹری رہے۔ بھٹو دور میں علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی میں اعلیٰ عہدے پر تعیناتی اور بعدازاں مدینہ یونیورسٹی میں لیکچررشپ کی پیشکش ہوئی لیکن انہوں نے مقامی لوگوں کو تعلیم سے بہرہ ور کرنے کو ترجیح دی۔

مری میں مولانا سفارش عباسی کی سرپرستی میں جامعہ اشاعت اسلام اور جناب قاری زرین عباسی کی نگرانی میں ''جامعہ اشاعت اسلام اور جناب قاری زرین عباسی کی نگرانی میں ''جامعہ سبحانیہ'' نامی دو دینی ادارے قائم کئے جن میں ''درس نظامی'' کیساتھ ساتھ بی اے تک تعلیم کا اہتمام تھا جہاں سے باقاعدہ کتب و رسائل شائع ہوتے رہے۔ ۱۹۵۲ء میں ''انتخاب مخزن'' کے مطالعے نے اسپرانتو سے واقفیت دلائی اور جلد ہی سیکھنے کی کتاب مرتب کر لی۔ جسکے مسودے سے جناب عبدالغفار فلک مرحوم، حافظ صفدر مومن مرحوم اور اکرام صاحب نے اسپرانتو سیکھی۔ ۱۹۷۶ء میں مکتبہ القریش لاہور نے ''اسپرانتو اردو ریڈر'' نامی کتاب بادل نخواستہ شائع کی لیکن ۱۹۸۴ء میں ''بنیادی اسپرانتو اردو ریڈر'' اور ''اسپرانتو اردو لغت'' کے دو ایڈیشن شائع کئے۔ اسکے بعد مقتدرہ نے بھی جناب پروفیسر سعید فارانی کی دو

* سیکرٹری جنرل UIEA، مری

اسپرانتو کتب اور جناب پروفیسر صدیق چیمہ کی ایک کتاب شائع کی۔ ماہنامہ ''الحق'' اکوڑہ خٹک اور ''الفاروق'' کراچی نے انکے تحقیقی مضامین شائع کر کے نہ صرف قارئین کو لسانیات اور نئی زبانوں کی تفصیلات سے آگاہ کیا ہے بلکہ ایسا حوالہ جاتی مواد فراہم کیا ہے جو یہ ثابت کر سکے کہ یورپ کی تمام بڑی زبانیں دراصل عربی النسل الفاظ پر مبنی ہیں اور اگر کوئی ادارہ یا علم دوست افراد ان کی ایسی تحریروں کو یکجا کر کے شائع کر دیں تو یہ علم لسانیات کو بنیاد فراہم کرنے کے مترادف ہوگا' ملک کے نامور اخبارات و جرائد ان کی تحریریں فخر کیساتھ شائع کرتے ہیں۔ مختلف موضوعات پر انکی ۱۵ کتب شائع ہو چکی ہیں۔ اور چار عدد طباعت کی منتظر ہیں لیکن آج تک کسی کتاب یا تحریر کا معاوضہ اپنی ذات پر خرچ نہیں کیا۔

اسپرانتو کے لئے علامہ کی شاندار خدمات کے بدلے میں یونیسکو کے ذیلی ادارے ''عالمی اسرانتو ایسوسی ایشن'' کا اعزازی رکن منتخب کیا گیا ہے۔ یہ اعزازی رکنیت دنیا کے پندرہ کروڑ ''اسرپانتو دانوں'' میں صرف ۱۵۷ افراد کو حاصل ہے۔ اسلامی دنیا میں یہ اعزاز ایران کے بعد صرف پاکستان کو مل رہا ہے اور ہندوستان اس سے محروم ہے۔ اس رکنیت کا باقاعدہ اعلان اسپرانتو کی چھیاسی ویں عالمی کانگریس میں کروشیا کے دارالحکومت زیگرب میں اگست ۲۰۰۱ء میں یونیسکو کے سربراہان نے خود کیا۔ اندرون اور بیرون ملک قرآن کریم کے اسپرانتو ترجمے کی سعادت کے باعث اسپرانتو اور علامہ موصوف کو خاصی شہرت حاصل ہوئی' جس کی وجہ سے نہ صرف ہزاروں غیر مسلموں نے قرآن پاک کا مطالعہ کیا بلکہ کئی افراد مائل بہ اسلام ہوئے۔

عربی' اردو اور اسپرانتو میں قریباً ۱۳۰۰ احادیث مبارکہ' قرآن کریم کی لغت (عربی' اردو' اسپرانتو' انگریزی) عالمی امن کے موضوع پر قرآن حکیم کی قریباً ۷۰۰ آیات طباعت کی منتظر ہیں' اگر کوئی دینی درد رکھنے والے صاحب یا ادارہ ان کی احادیث مبارکہ' لغت اور منتخب آیات کی طباعت میں تعاون اور سرپرستی فرمادیں تو دین اسلام کے فروغ کے لئے ان کی خدمات سعادت اور نیکی کا باعث ہوں گی۔ اگر حکومت اور مخیر حضرات کا تعاون اور سرپرستی حاصل ہو تو ہم کروڑوں افراد کو دین اسلام کی طرف مائل کر سکتے ہیں علامہ مظفر عباسی نہ صرف پاکستان میں پہلے اسپرانتو اور پہلی اسپرانتو کتاب کے مصنف تھے۔ بلکہ پاکستان اسپرانتو ایسوسی ایشن ''پاکینا'' (رابطہ: اسپرانتو مرکز۔ لوئر مال مری) اور عالمی اسلامی اسپرانتو ایسوسی ایشن کے بانی بھی تھے۔ اور انہی کی کوششوں اور سرپرستی کی بدولت اسپرانتو زبان میں اسلام کی سربلندی کے لئے سب سے زیادہ کام پاکستان (مری) سے ہوا ہے۔ حال ہی میں ان کے مقالے (اسلام کے متعلق غیر مسلموں کے سوالوں کے جوابات) کو یونیسکو نے اجازت لے کر اٹلی سے شائع کیا ہے۔ ان کی مطبوعہ اور طباعت کی منتظر کتب کی تفصیل درج ذیل ہے۔

<u>مطبوعہ:</u> قران کریم (ترجمہ)۔ اسپرانتو اردو لغت۔ اسپرانتو اردو ریڈر۔ اردو اسپرانتو لغت۔ اسلامی مضامین۔ سیرت محمد ﷺ (اسپرانتو) احباب نامہ ''اسپرانتو تحریک'' (اردو/اسپرانتو)۔ اسوۂ عبیداللہ سندھی۔ آخری

خطبہ رسول ﷺ (اسپرانتو راردو)۔ درس قرآن (اردو راسپرانتو)۔ سچی کتاب' جلد اول' دوم (اسپرانتو)۔ ملنگ نامہ (اردو)۔ انقلابی معاشیات (اردو)۔ اسپرانتو' نصاب کی پہلی کتاب۔ اسپرانتو' نصاب کی دوسری کتاب۔ بامحاورہ آسان اور Basic English میں پہلے پارہ قرآن پاک کا ترجمہ۔ قرآنی تعلیمات (قرآن کریم کی تمام سورتوں کا خلاصہ)۔ پانچ عدد کتب کے تراجم جو نیشنل پبلیشنگ ہاؤس (صدر) راولپنڈی نے ان کے نام کے بغیر شائع کئے۔

غیر مطبوعہ: منتخب احادیث (عربی' اردو راسپرانتو)۔ فکر و نظر (اردو شاعری)۔ لغت قرآنی (عربی' اردو ر اسپرانتو' انگریزی)۔ حق نما' 'خلائی مخلوق کا پیغام'' ۔ منتخب آیات قرآنی (عربی' اردو' اسپرانتو)

مری کے ایک دور افتادہ گاؤں مسیاڑی میں پیدا ہونے والا یہ غیر معمولی شخص ۲۶ فروری ۲۰۰۴ء کو پولی کلینک اسلام آباد میں ۷۳ یا ۷۸ سال کی عمر میں خالق حقیقی سے جا ملے۔

پاکستان اور غیر ممالک کے علماء و دانشور اُن کی ہمہ جہت عالمانہ صلاحیتوں اور درویشانہ زندگی کے معترف ہیں ایسا شخص جس نے کسی کا حق نہ چھینا ہو' جھوٹ نہ بولا ہو اور صرف رزق حلال کھایا ہو وہ شخص جس نے ولی نہ ہوتے ہوئے ولیوں جیسی زندگی گزاری ہو اور نبیوں کے راستے کو اپنایا ہو عملی طور پر دوسروں کے دکھ درد بانٹنے والا' بے روزگاروں کے لئے نوکریوں کا بندوبست کرنے والا اپنے ذاتی مراسم کو دوسروں کی بھلائی کے لئے استعمال کرنے والا۔ اسلام کو صرف نماز روزے کا مذہب نہیں بلکہ معاملات کا عملی دین سمجھنے والا اور اپنے والد سے درویشی اور علم وراثت میں لینے والا آج ہم میں نہیں ہے۔ اللہ اس کی مغفرت فرمائے۔ امین

وطن عزیز میں اردو زبان کی ترویج' مسلمانوں کے درمیان روابط کے لئے قرآنی عربی اور اولاد آدم کے درمیان عالمی روابط کے لئے ایک غیر جانبدار آسان اور عالمی زبان اسپرانتو کا رواج ان کی زندگی کے مشن تھے جس کے لئے انہوں نے اپنی زندگی وقف کر رکھی تھی ان کا نقطہ نظر تھا کہ ہم لسانی خود مختاری کے بغیر کسی قسم کی قومی' دینی اور عالمی آزادی اور کامیابی کا دعویٰ نہیں کر سکتے اور یہ بات انگریزی زدہ معاشرہ سمجھنے سے عاری ہے۔

گزشتہ ایک سال سے علامہ صاحب بیمار رہتے تھے اس عرصہ میں ان کے تمام اقارب واحباب نے بہت خیال رکھا خصوصاً ان کے دونوں بیٹوں اخلاق عباسی اور اخلاص عباسی واہل خانہ نے علامہ صاحب اور ان کے مہمانوں کی بہت خدمت کی۔ جہلم میں اشتیاق پال' رحیم یار خان میں مولانا مقصود اور ساہیوال کے مولانا منظور (خطیب مسجد شہداء) کو یہ سعادت حاصل ہوئی۔ جب ان کی دعوتیں کی جاتیں تو کبھی ایک سے زیادہ سالن نہ کھاتے۔ کراچی میں ایک عزیز کیپٹن افتخار کی شادی کے موقع پر آرمی میس میں پر تکلف دعوت ولیمہ تھی علامہ صاحب کے بھائی اور بہنوئی نے کہا کہ ہم کھڑے ہو کر کھانا نہیں کھائیں گے کیونکہ یہ سنت کے خلاف ہے۔ علامہ صاحب فرمانے لگے آپ کو یہ سنت تو یاد ہے لیکن یہ سنت یاد نہیں کہ حضور ﷺ کسی بھی موقع پر دس قسم کے کھانے نہیں کھاتے تھے بلکہ صرف ایک سالن تناول

فرماتے، ان کی ساری زندگی قناعت، درویشی اور سادگی کی مثال بنی رہی وگرنہ اپنے علم اور تعلقات کی بنا پر ان کے لئے مالدار بننا بہت آسان تھا لیکن وہ کہا کرتے تھے کہ اللہ اپنے دوستوں کو علم اور دشمنوں کو مال کی دولت سے نوازتا ہے۔

جناب طیب بشیر بھٹی بھیروی "صدر پاکیسا" نے علامہ صاحب کی عقیدت میں ان کا کوئی حکم نہ ٹالا۔ ان کے آرام، صحت اور خواہشات کا حد درجہ احترام کیا، علامہ صاحب اسپرانتو کی ترویج اشاعت کو جو منصوبہ بناتے جناب بھٹی صاحب سب سے پہلے اپنا مالی تعاون پیش کر دیتے۔ ملتان میں یہی خدمات جناب طارق عمر چوہدری سرانجام دیتے۔ ملتان ہی کے جناب حافظ عبدالقدوس شفقت کو اسپرانتو کے ذریعے دین اسلام کی تبلیغ کے لئے بہت اہمیت دیتے۔ علامہ صاحب نے اپنی زندگی میں عالمی اسلامی اسپرانتو ایسوسی ایشن UIEA کے چیئرمین کے لئے کوہاٹ (شکردرہ) سے جناب ڈاکٹر اقبال الدین فنا کو منتخب کیا تھا وہ ان کی علمیت اور اسپرانتو قابلیت کا اکثر ذکر فرماتے تھے اس طرح لاہور سے جناب شاہد بخاری کے بغیر UIEA کے بے سود سمجھتے۔ موصوف فرمایا کرتے کہ بخاری صاحب میرے اس وقت کے مخلص ساتھی ہیں جب پاکستان میں کوئی بھی اسپرانتو اور اس کے ذریعے اسلام کا کام کرنے کو تیار نہ تھا انہوں نے بخاری صاحب کی صدارت میں اسپرانتو کے ذریعہ اسلام کی تبلیغ کی نصیحت فرمائی تھی۔ علامہ صاحب جناب پروفیسر سعید فارانی اور جناب حفیظ جاوید چیمہ کی اسپرانتو قابلیت کا اکثر ذکر فرماتے۔ اور کہتے کہ ہمیں سید سجاد مجیدی، پروفیسر صدیق چیمہ اور ڈاکٹر طارق مرزا جیسا مخلص ساتھی نہ ملتے تو ہماری اسپرانتو تحریک پھل پھول نہ سکتی۔ موصوف PAF کالج لوئر ٹوپہ کے پروفیسر جناب عبدالمنیر ملک، پروفیسر جناب ریاست علی خاطر اور ملتان کے جناب نعیم جاوید کی اسپرانتو مہارت اور اس سے وابستگی کی مثالیں دیا کرتے۔ علامہ صاحب کی رحلت کے فوراً بعد معروف صحافی جناب اسلم کھوکھر، جناب حافظ سعید اور پروفیسر عابد عباسی کی طرف سے روزنامہ اوصاف میں چھپنے والے مضامین انکی عقیدت مندی کا واضح ثبوت ہیں۔ بلکہ جناب اسلم کھوکھر کی کوششوں اور تعاون سے ٹی وی اور اخبارات کے ذریعے مضطر عباسی کے نظریات اور عالمی امن کا پیغام ملک کے کونے کونے میں پہنچتا رہا ہے۔

علامہ صاحب کے دوستوں شاگردوں اور خدمت گزاروں کی فہرست اتنی طویل ہے کہ سب کو یاد رکھنا ممکن نہیں۔ یوں تو جناب علامہ مضطر عباسی اپنے لواحقین میں دو بیٹے اور ایک بیوہ، بھائیوں، بہنوں اور ان کی اولاد پر مشتمل ایک بہت بڑا خاندان چھوڑ کر گئے ہیں لیکن ان کے سوگواروں میں ہزاروں پر مشتمل ان کی روحانی اولاد اور دوستوں سے میری گزارش ہے کہ ان کے مشن کو آگے بڑھانے ہی میں ہماری کامیابی، پہچان اور بقا ہے اور یہ تبھی ممکن ہے کہ جب ہم مضطر عباسی کی طرح درگزر، علم کی جستجو اور ذاتی فائدے کے بجائے دوسروں کی مدد کرنے کو ترجیح دیں۔ اللہ ہمیں نیکی اور بھلائی کے کاموں میں تعاون کی توفیق دے۔